Homiletics

BGM Bible College

وعظ کی اقسام

وعظ کی بہت ساری اقسام ہیں۔ہم موقع کی مناسبت سے کسی ایک کا چناؤ کر کے وعظ کو موثر انداز سے لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔

Expository Sermons-1 تفسیری وعظ:

لفظ Exposition دراصل expose سے ماخذ ہے۔جس کا مطلب افشاں کرنا، ظاہر کرنا، کھولنا اور بے پردہ کرنا یا پردہ ہٹانا ہے۔اس میں واعظ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ متن یا Text کی آیت بہ آیت اور لفظ بلفظ تفسیر کرے۔

تفسیری وعظ کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اس متن کا مصنف کون ہے؟ اِس متن کے مکتوب علیہ کون ہیں؟ اس کی سنِ تصنیف کیا ہےَ؟ سنِ تصنیف کے وقت کون کون سی اقوام موجود تھیں؟ ان کے مذاہب کیا تھے؟ ان کی زبان کیا تھی؟ ان کا کلچر، رہن سہن اور پیشہ کیا تھا؟ یہاں حکومت کس کی تھی؟ طرز حکومت کیا تھا؟ بادشاہ کون تھا؟ سیاسی منظرنامہ کیسا تھا؟ اس کا محلِ وقوع کیا ہے؟

اس کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟ اس کی گرائمر کیا ہے؟ اس متن کا سیاق و سباق کیا ہے؟

context سیاق وسباق کا کیا مطلب ہے؟

context لفظ لاطینی زبان کے لفظ contextus سے نکلا ہے۔جس کا مطلب ہے ایک ساتھ باندھنا۔متن میں الفاظ، جملے، پیراگراف، باب اور کتاب دھاگے کی طرح ہیں جن کا ہر حصہ دوسرے

سے جڑ جانے کے بعد مکمل ہوتا ہے۔

سیاق وسباق سے مُراد یہ ہے کہ لکھے ہوئے کلام کا درست مطلب سمجھنا اور سمجھانا۔ جہاں ہر لفظ دوسرے لفظ کے ساتھ اور ہر جملہ دوسرے جملے کے ساتھ اور ہر پیراگراف دوسرے پیراگراف کے ساتھ جُڑا ہوتا ہے۔

Every text has context. ہر متن کا سیاق وسباق ہوتا ہے۔

سیاق وسباق کے بغیر متن پڑھنا آپ کو بہانہ یا جواز فراہم کر دیتا ہے کہ آپ جو چاہیں اس کا مطلب نکالیں۔ ایک بہت معروف Phrase ہے A text without a context is a pretext۔ ایسا متن جس میں آپ سیاق وسباق کا خیال نہیں کرتے اس کے لئے آپ آزاد ہیں۔

Let the text speak in its context. متن کو سیاق وسباق میں بولنے دیں۔ بغیر سیاق و سباق کے الفاظ اور اعمال کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔ مطلب جو مرضی معنی نکالے جاسکتے ہیں۔ آئیں ایک مثال کے ساتھ سمجھتے ہیں:

(متی 6-5:10)۔

اِن آیات کو مدِنظر رکھتے ہُوئے کُچھ ناقدین کا خیال ہے کہ خُداوند یسوعؔ مسیح صرف یہودیوں کے لئے آئے اور اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بھی یہودیوں میں خدمت کرنے کی تعلیم دی۔ جب کہ یہ اِن آیات کا درست مطلب نہیں ہے۔

اور اگر خُداوند یسوعؔ مسیح کی خدمت صرف یہودیوں تک محدود ہوتی تو وہ کبھی بھی شاگردوں کو اِرشادِ اعظم نہ دیتے کہ ''سب قوموں کو شاگرد بناؤ'' یا یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک جانے کی بات نہ کرتے۔ اس بات کو آپ دائرے کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں کہ چار دائرے ہیں۔ پہلے دائرہ میں شاگرد کھڑے ہیں۔ جس دائرے میں وہ کھڑے ہیں وہ یروشلیم ہے۔ اس سے اگلا دائرہ

یہودیہ ہے یعنی یروشلیم سے باہر یہودیہ کا عِلاقہ ہے اس کے بعد سامریہ اور اس کے بعد زمین کی انتہا۔
خداوند یسوعؔ مسیح کا یہ کہنا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کی خدمت محض یہودیوں تک محدود ہے۔ اسے کہتے ہیں کسی بھی آیت کو اس کے سیاق وسباق کے بغیر پڑھنا اور سمجھنا۔

اب آئیں اس متن کو اس کے Context میں سمجھتے ہیں۔

یہ خُداوند یسوعؔ مسیح کے شاگرد ہیں جن کو خُداوند یسوعؔ مسیح نے محدود اور مختصر مشن کے لئے روانہ کیا ہے۔ یہاں جو شاگرد ابھی تک چُنے گئے ہیں وہ ذہنی طور پر اِتنے پُختہ نہیں ہیں، گلیل کی جھیل میں طوفان آیا تو یہ ڈر گئے، گتسمنی باغ میں وہ نیند سے مغلوب ہو گئے، یادداشت ان کی کمزور تھی ایک دفعہ روٹی ساتھ لینا بھول گئے، بے اعتقادی کا شِکار تھے ایک دفعہ ایک بدروح گرفتہ لڑکے میں سے بدروح کو نہ نکال سکے، ابھی تک ان میں سے بیشتر میں گھمنڈ، غرور اور تکبر سمایا ہوا تھا۔

ابھی وہ اس لائق نہیں تھے کہ ان کو غیر اقوام میں یا دور دراز کے عِلاقوں میں منادی کے لئے بھیجا جائے۔ کیونکہ وہ ابھی اس بات کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔ یہاں تک کہ خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنے جی اُٹھنے کے بعد بھی ان سے کہا (اعمال 1:3-4) ''اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر بھی کیا۔ چنانچہ وہ چالیس دِن تک اُنہیں نظر آتا اور خُدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔ اور اُن سے مل کر اُن کو حکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پورا ہونے کے منتظر رہو جس کا ذکر تم مجھ سے سُن چُکے ہو۔

یہ وہ وقت تھا جب وہ ساڑھے تین سال خُداوند یسوعؔ مسیح کے ساتھ گزار چُکے تھے لیکن پھر بھی خُداوند یسوعؔ مسیح نے ان کو اِجازت نہیں دی کہ وہ غیر اقوام میں جائیں۔ کیونکہ خُداوند یسوعؔ مسیح نے ان کے لئے ایک خاص وقت مقرر کر رکھا تھا جب وہ ان کو بھیجے گا۔

(اعمال 1:8) ''لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ

اورسامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے۔‘‘

میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سادہ آسان اور بڑی عملی سی باتیں ہیں میرا نہیں خیال کہ خُداوند یسوعؔ مسیح کی اس بات سے کوئی ایسا تاثر ملتا ہے کہ وہ صرف یہودیوں تک محدود تھے یا اپنے شاگردوں کو صرف یہودیوں تک محدود رکھنا چاہتے تھے۔ایسا ہرگز نہیں ہے۔

جب تک ان کے شاگرد روحانی طور پر مضبوط نہ ہولیں تب تک خُداوند یسوعؔ مسیح اپنے شاگردوں کو غیر اقوام میں نہیں بھیج سکتے۔شاگردوں کو دو دفعہ بھیجا گیا ایک دفعہ اسرائیل اور دوسری دفعہ تمام اقوام میں ان کو جانے کے لئے کہا گیا۔

سیاق وسباق کے بغیر متن محض شور ہے۔ Content without context is noise.

کسی بھی متن کو سمجھنے کے لئے سیاق وسباق کا جاننا بہت ضروری ہے۔

قریبی سیاق Immediate Context:

اس کا مطلب یہ ہے کہ حوالہ کے قریب ترین حصہ پر غور کرنا۔ (متی 1:18-21)۔مصنف کون ہے؟ کس کو لکھا جا رہا ہے؟ لکھنے کا مقصد کیا ہے؟ پہلے کیا کہا گیا ہے؟ بعد میں کیا کہا گیا ہے؟

وسیع سیاق وسباق Larger Context:

اس کتاب کا موضوع کیا ہے؟ کن حالات میں لکھا گیا؟ پس منظر کیا ہے؟ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے؟

Bill Gatesؒ کہتے ہیں Content is king اور بہت سارے سکالرز کا کہنا ہے کہ Context is queen

ادبی تناظر:Literary Context

الفاظ: اس میں سب سے پہلے لفظوں پر غور کیا جاتا ہے۔ان کی Etymology پر دھیان دیا جاتا ہے۔ الفاظ کے ترجمہ کے لئے ڈکشنریز کا استعمال کریں۔ گرائمر: کس زمانے کی بات کی جا رہی ہے؟ واحد

ہے یا جمع ہے؟Active or Passive؟حرفِ عطف، فعل، اسم، فاعل ہے یا مفعول ہے؟ آغاز ہے اختتام ہے؟ فردِ واحد کو لکھا گیا ہے یا زیادہ لوگوں کو، شاعرانہ تحریر ہے؟ انشائیہ ہے؟